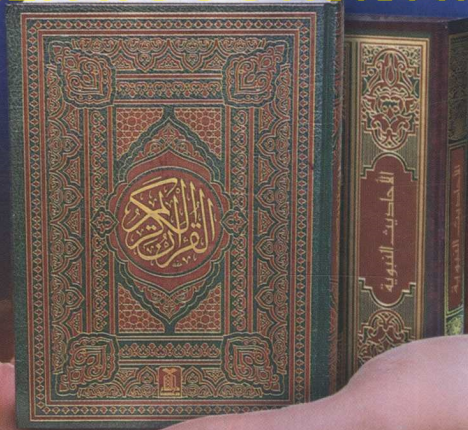


عقيدة الفرقة الناجية / هذه عقيدتي وترجمتي

نجات يافثة لوكول كل عقيدته

www.KitaboSunnat.com



ترجمه
مولانا محمد رفیق اشرفی
شیخ الحدیث دارالحدیث محمدیہ، جلال پور بیروالا (ملتان)
ابن الحسن امرتسری

نظر ثانی
عبد اللہ البہاشی

تالیف
العلامة محدث الحرمين الشيخ
عبد الحق بن عبد الواحد البهاشي المكي
(۱۳۰۲ھ - ۱۳۹۲ھ)

مکتبہ افکار اسلامی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ
محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

عقيدة الفرقة الناجية/ هذه عقيدتي وترجمتي

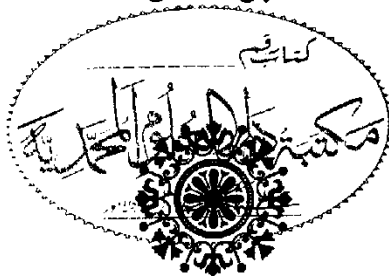
نجات یافتہ گروہ کا عقیدہ

تالیف

العلامة محمد رشاد الخميني الشيرازي
عبدالحق بن عبد الواحد البهاشمي البجلي
(1302-1392 هـ)

ترجمہ

مولانا محمد رفیق اثری
شیخ الحدیث دارالحدیث محمدیہ، جلال پور پیر والا (ملتان)
ابن الحسن



مکتبہ افکار اسلامی

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نجات یافتہ گروہ کا عقیدہ	:	نام کتاب
عبدالحق بن عبدالواحد الہاشمی الہکی	:	تالیف
مولانا محمد رفیق اثری، ابن الحسن	:	ترجمہ
۴۰ صفحات	:	ضخامت
اگست ۲۰۱۵ء	:	اشاعت (اول)
مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور	:	مطبع
مکتبہ افکار اسلامی	:	ناشر



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37232369 - 042-37244973
سیسٹم سٹ بیٹک بالمقابل ٹیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 2641204 - 041-2631204

E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com www.facebook.com/maktabaislamiapk



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین

- 8..... پیش لفظ..... ■
- 9..... تقریظ (عبد العزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ)..... ■
- 11..... تقلید جاد کے بارے میں نقطہ نظر..... ■
- 13..... صفات باری تعالیٰ..... ■
- 14..... فرقے..... ■
- 14..... ایمان..... ■
- 15..... بدعت..... ■
- 15..... زیارت قبور..... ■
- 15..... اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں کچھ قواعد..... ■
- 19..... مرتکب کبیرہ کے بارے میں عقیدہ..... ■
- 19..... معراج..... ■
- 19..... روز قیامت کے حقائق اور شفاعت..... ■
- 20..... نبی ﷺ معصوم ہیں..... ■
- 20..... روح سے مراد کیا ہے؟..... ■
- 20..... دیگر ایمانیات اور اعتقادات..... ■
- 21..... اسراء و معراج..... ■
- 22..... امور آخرت کا یقین اور دیگر امور..... ■

- 22 جن بھی مکلف ہیں ■
- 22 سمائے موتی اور دیگر عقائد ■
- 23 حجاز مقدس کی طرف رحلت ■
- 23 مکہ مکرمہ میں مقاصد زندگی ■
- 25 پیدائش اور ابتدائی تربیت ■
- 26 نسب ■
- 26 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک نسب نامہ ■
- 26 ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں رائے ■
- 27 ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم ■
- 27 کتب تفاسیر ■
- 28 کتب احادیث ■
- 28 اپنے علاقے میں بعض سنن کا احیاء ■
- 29 مشائخ عظام ■
- 32 کتب مرقیۃ علی المشائخ ■
- 32 نحو میں ■
- 32 ادب ■
- 32 معانی و بیان ■
- 33 منطق ■
- 33 فقہ و اصول فقہ ■
- 33 تفسیر ■
- 33 عقائد ■
- 34 میراث ■

- 34 حدیث ■
- 34 اصول حدیث ■
- 34 کتب صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث میں ■
- 34 تاریخ رجال ■
- 35 لغت عرب میں ■
- 35 شروح احادیث ■
- 36 تالیفات ■



پیش لفظ

مولانا عبدالرزاق فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (بن مولانا عبدالحق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ) کی خواہش تھی کہ شیخ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کو زیور طبع سے آراستہ کیا جائے نیز ان کے اردو تراجم کروا کر شائع کیے جائیں، انہوں نے مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کتابچہ ”عقیدۃ الفرقة الناجیۃ“ مولانا محمد رفیق اثری، شیخ الحدیث دارالحدیث محمدیہ، جلال پور پیر والا (ملتان) کو ترجمے کے لیے دیا تھا۔ (یہ کتابچہ انہوں نے اپنے بیٹے ابو تراب الظاہری رحمۃ اللہ علیہ کو لکھوایا تھا) لیکن مولانا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں اس کی طباعت نہ ہو سکی۔ اس کا مسودہ اب دستیاب ہوا ہے مگر اس کی فوٹو کاپی میں بہت سی عبارات حذف ہیں اور بعض صفحات مکمل طور پر غائب ہیں۔ ان مقامات کے تراجم کو مکمل کر کے کتابچے کو شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کتابچے پر شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ بھی لکھوائی گئی تھی جسے اس اردو ایڈیشن میں شامل کیا گیا ہے، تاہم اب یہ کتابچہ ”عقیدۃ الفرقة الناجیۃ“ کی بجائے مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر ”ہذہ عقیدتی وترجمتی“ کے مطابق ہے۔ (ان دونوں تحریروں میں کچھ فرق بھی ہے)

نوٹ: صفات الہیہ کے متعلق مباحث وغیرہ کو اردو ترجمے میں یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہماری بھی یہ آرزو ہے کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تحقیقی تحریروں اور کتب کو اپنی بساط کے مطابق اہدو قالب میں ڈھالا جائے۔ یہ کتب ان کی تدریسی اور دعوتی زندگی کا نچوڑ ہیں۔ ان کی اشاعت کتاب وسنت کے پیغام کی اشاعت ہے۔ نیز متلاشیان علم کی راہنمائی کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ اس سے قبل شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ”عادات الامام البخاری فی صحیحہ“ کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ وللہ الحمد

پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی

(بن مولانا عبدالرزاق فاروقی رحمۃ اللہ علیہ)

ابن الحسن



تقریظ

ساتھ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وعلى آله
وإصحابه ومن اهتدى بهداه .

میں نے شیخ علامہ ناصر سنت اور قاطع بدعت ابو محمد الحق ہاشمی کے املا کردہ ”العقائد“ ملاحظہ کیے۔ تو حید و ایمان اور صفات و اسماء اللہ پر مشتمل اور صحابہ کرام و دیگر ابواب میں نے انہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کے مطابق پایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ہدایت یافتہ اکابرین میں ان کے درجات بلند کرے، سنت کی حفاظت کرنے پر انہیں دگنا اجر عطا کرے اور ان کی اولاد و ذریت کو صالح بنائے، ان سے حق کی نصرت کا کام لے۔ یہ اور ہدایت پر ثابت قدم بنائے۔ شیخ مکرم کو اپنی رحمت اور خوشنودی سے نوازے اور ان کی کوتاہیاں معاف کر کے درجات بلند کرے۔ انہیں اور جملہ اساتذہ کرام کو دار کرمیم (جنت) میں اکٹھا کرے، خاتمہ بالخیر ہو۔ رسوائی و ذولت سے محفوظ رکھے اور اپنے صالح بندوں میں ہم سب کو شامل کر لے۔

ولا حول ولا قوة الا بالله هو حسبنا ونعم الوكيل و صلى الله
على خير خلقه وسيد رسله نبينا و امامنا محمد و على آله
وإصحابه و من سار على نهجه الى يوم الدين

عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ

۱۵-۱۱-۱۴۰۴ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وآله وصحابة
اجمعين .

ابا بعد! میرا عقیدہ سلف صالحین اہل سنت و جماعت فقہاء و محدثین کے عقیدہ کے مطابق ہے اور یہ کہ کتاب و سنت کے ظاہر پر عمل کیا جائے اور اس میں کسی طرح کی تاویل و تحریف نہ کی جائے لہذا میرا مذہب وہی ہے جو عقیدہ و عمل میں اصحاب الحدیث کا ہے۔
اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سنتِ مطہرہ کا محبت بنایا ہے، ائمہ اربعہ اور دیگر ائمہ کی تعظیم و توقیر کے باوجود میں ان کی تقلید کا قائل نہیں ہوں، ان کے اجتہادات پر اعتراض نہیں کرتا البتہ رائے محض پر سنت کو فوقیت دیتا ہوں۔

اپنے علاقہ میں سلف صالحین کے اس نظریہ کا سب سے پہلے میں نے اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں آنے والی نصوص کو ظاہر پر محمول کیا جائے اور کسی کیفیت و تشبیہ اور تاویل کے بغیر استواء علی العرش (اللہ تعالیٰ کا عرش پر ہونا)، نزول الی السماء (آسمانوں پر ورود)، ید و عین (ہاتھ، آنکھ)، قدم (اور دیگر صفات) کا اثبات کیا جائے۔

میں نے ہندوستان میں اپنے علاقے (سابق ریاست بہادرپور) میں شرک کرنے والوں اور قبروں کے لیے نذریں ماننے والوں سے مباہلہ کیا، اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں میرے مخالفین کو ہلاک و برباد کیا اور حق کو غالب کیا۔ سینکڑوں لوگ میری وجہ سے راہ سنت پر آگئے۔ جب میں نے شیعہ، قادیانی، منحرف لوگوں اور اہل باطل سے مناظرے کیے، اور اللہ کے فضل سے اہل حدیث مسلک کا فروغ ہوا۔

میرا طریقہ کاریہ ہے کہ میں اولاً قرآن سے فتویٰ دیتا ہوں اگر قرآن مجید میں مسئلہ نہ ملے تو حدیث کے مطابق مسئلہ کا بیان ہوتا ہے۔ میں حدیث کو مفسر و موضح قرآن سمجھتا ہوں۔

اگر قرآن و حدیث میں کوئی بات نہ ملے تو اقوال صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین کے فتاویٰ کے مطابق ان کے درجات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسئلہ بیان کرتا ہوں۔

میں نے ائمہ اربعہ اور دیگر ائمہ عظام کی تقلید چھوڑ دینے پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور سختی کی کبھی پروا نہیں کی اس لیے کہ بنیادی طور پر ہر ایک کی بعض باتیں قبول کی جاتی ہیں اور بعض رد کی جاتی ہیں سوائے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے، کیونکہ یقیناً آپ امام اعظم مطہر و مقتدی ہیں۔ صحابہ کے زمانہ سے قیامت تک جملہ انسانوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ (ﷺ) کی اطاعت و اتباع کریں۔

تقلید جامد کے بارے میں نقطہ نظر

زمانہ طلب علمی میں مجھے میرے جاہل دوستوں اور ہم جماعت طلبہ نے جو کہ تقلید شخصی میں جامد تھے بہت تکالیف اور ایذائیں دیں۔ ان کی ایذا رسانی کی وجہ سے میں کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھتا اور مبادا کہ مجھے رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے اس طرح سجود میں رفع الیدین کرنے کی پاداش میں اور ان کے منج کی مخالفت کی وجہ سے مدرسے سے نکال نہ دیا جائے۔ اس وقت میری جواں عمری ہی تھی۔ جب طبیعت میں پختگی آئی اور بحث کے انداز میں استحکام نصیب ہوا، میں ان کی طرف سے دی جانے والی تکالیف سے مامون و مصون ہو گیا۔ لیکن ترک تقلید پر ان کا بغض پھر بھی میرے ساتھ جاری رہا، وہ میرا مذاق اڑاتے ”اور یہ کہتے کہ میں گراہی پر ہوں“ کیونکہ میں تقلید کے ناجائز ہونے اور اسے چھوڑنے کا موقف رکھتا تھا۔ میں اس (تقلید کو) ”شرك في الرسالة“ قرار دیتا۔

میں نے ان کے سامنے اپنے دلائل رکھتے ہوئے کہا:

”جو آدمی ایک مخصوص شخص کی تقلید کرتا ہے اور اس کی بات کو کبھی نہیں چھوڑتا

چاہے وہ بات سنت کے خلاف ہے، اور اس پر کوئی دلیل بھی نہ ہو، تو گویا اس

نے اس شخص کو اطاعت میں نبی ﷺ کا شریک بنا لیا ہے۔“

میں ان سے کہتا کہ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

فأهرب من التقليد فهو ضلالة
ان المقلد في سبيل الحائر
لا فرق بين مقلد وبهيمه
تنقاد بين حبائل ودعائر
دع كل قول دون قول محمد
ما أمن في دينه كمخاطر

”تقلید سے بھاگو یہ گمراہی ہے، مقلد حیران و پریشان راہ ہے۔ مقلد اور چوپائے میں کوئی فرق نہیں جسے پتھروں اور گڑھوں میں کھینچا جا رہا ہے محمد (ﷺ) کے علاوہ سب اقوال چھوڑ دیجیے۔ دین میں مطمئن شخص اس کی مانند نہیں جو کہ خطرات میں گھرا ہوا ہے۔“

امام عبداللہ بن امام احمد (رحمہم اللہ) فرماتے ہیں:

دين النبى محمد آثار
نعم المطية للفتى الآثار
لا ترغبن عن الحديث واهله
فالرأى ليل والحديث نهار
ولربما جهل الفتى اثر الهوى
والشمس بازغة لها انوار

”احادیث ہی حضرت محمد (ﷺ) کا دین ہیں۔ انسان کے لیے آثار و احادیث بہترین سواری ہے حدیث اور اہل حدیث سے نفرت نہ کر محض رائے رات ہے اور حدیث دن ہے۔ اپنی خواہش کے پیچھے انسان جہالت میں پڑ جاتا ہے جبکہ سورج کی چمک دمک پوری تابانی کے ساتھ موجود ہے۔“

نبی معصوم ﷺ کی حدیث موجود ہو اور امام کا قول اس کے خلاف مل جائے ہم حدیث

چھوڑ کر اس ظن اور تخمین کے پیچھے پڑ جائیں ہم سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا؟ اور روزِ قیامت رب کائنات کے سامنے ہم کیا جواب دیں گے؟

صفات باری تعالیٰ

صفات باری تعالیٰ کے بارے میں میں نے بہت ہی جستجو کی ہے۔ کتاب و سنت میں جن صفات مقدسہ کا تذکرہ آیا ہے میں انہیں تسلیم کرتا ہوں یعنی کہ وہ عرش پر مستوی ہے، اس کے لیے یدین، عینین، اصابع، قدم، ضحک، کلام وغیرہ صفات ثابت ہیں۔ کسی تاویل، تعطیل اور تشبیہ کے بغیر ان کا ظاہری مفہوم ہی میں درست جانتا ہوں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ارشادات عالیہ سے ان کا علم ہمیں ہو گیا ہے البتہ ان کی کیفیت ہم اس کے سپرد کرتے ہیں۔ لفظ سے لغوی طور پر جو واضح ہوتا ہے وہ معلوم ہے، اس کے معنی کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

میں صفاتِ باری تعالیٰ کی تاویل کرنے والوں کی شدید تردید کرتا ہوں کیونکہ یہ خطا اور گمراہی کا راستہ ہے۔ آیات و احادیثِ صفات کی جو اکابرین تاویل نہیں کرتے ہیں ان کا عقیدہ (گمراہی سے) محفوظ ہے۔ لہذا الفاظ کی ظاہری دلالت سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ میں اس کا قائل ہوں کہ قیامت کے دن اہل ایمان اللہ تعالیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوں گے۔

اللہ کل کائنات پر عالی ہے وہ آسمان پر ہے، یہ نہیں کہ آسمان اسے اٹھائے ہوئے ہیں یا سایہ کیے ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں ساتھ ہونے کا مقصد یہ نہیں کہ وہ مخلوق میں حلول کر چکا ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ مخلوق کی نگہداشت کرتا ہے اور ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ میں اس کی ثابت شدہ جملہ صفات پر یقین رکھتا ہوں، مخلوقات کی اس سے مماثلت کی نفی کرتا ہوں، اس کے ناموں اور آیات میں کجروی کا قائل نہیں۔ میں اس کی صفات کو تشبیہ کے بغیر مانتا ہوں اور اسے پاک قرار دیتا ہوں مگر تعطیل کے بغیر۔ صفات کے معانی کی معرفت ”راخین فی العلم“ کا کام ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ عرش پر (بذات) مستوی ہے، اس کی

کیفیت کا سوال بدعت ہے، میں اس میں تاویل کا قائل نہیں جس طرح اس کی ذات کو بلا کیف ماننا ضروری ہے اسی طرح اس کی صفات کو اس انداز پر تسلیم کرنا لازم ہے کہ وہ مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں۔ ان کا اثبات ایمان ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے ثابت کیا ہے اس کا انکار کفر ہے۔

فرقے

جہمیہ، معتطلہ، مشبہہ، مختلفہ، معتزلہ، خوارج، کرامیہ، مرجیہ، جبریہ، قدریہ، قرامطہ اور باطنیہ سب گمراہ فرقے ہیں۔

ایمان

ایمان تصدیق قلب، اقرار باللسان نیز شرعی پابندیوں اور احکام پر عمل کرنے کا نام ہے۔ تصدیق قلب دل کا عمل اور اقرار ہے، اقرار باللسان زبان کے اعتراف و اقرار کو کہتے ہیں، شرعی احکام پر عمل خارجی جسمانی اعضاء کا عمل ہے۔ اعمال ایمان میں داخل ہیں۔ ایمان کے بعض اجزا بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں وہ ساقط ہو جائیں تو ایمان مفقود ہو جاتا ہے اور بعض اجزاء ایمان میں تکمیل پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ ایمان قول و فعل کا مرکب ہے۔ یہ اپنے اجزاء کی تکمیل کے اعتبار سے کم یا زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دل و زبان کے قول اور اطاعت و فرمانبرداری میں دل و زبان اور اعضاء کے عمل کا نام ہے۔ ❶

❶ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ دنیا میں جو خیر و شر ہو رہا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم اور تقدیر کے مطابق ہو رہا ہے۔ البتہ شر کی نسبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف نہ کی جائے کہ اللہ کے فیصلے کے مطابق شر عمل کرنے والے کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قضاء کائنات کے اعتبار سے خیر محض ہے کہ کیونکہ ہر کام جو اس کائنات میں ہو رہا ہے اس کی مکمل رحمت اور حکمت کے تحت ہے۔

ماکان و ما یکون اور ان کی جملہ کیفیات کو وہ ازل سے ابد تک جانتا ہے اور لوح محفوظ میں اسے لکھ رکھا ہے۔ کائنات میں ہر کام اس کی مشیت سے ہو رہا ہے اور وہی ہر چیز کا خالق ہے، البتہ اللہ نے اپنے بندوں کو تھوڑی سی قدرت، اختیار اور ارادہ عطا کیا ہے۔ وہی ہر چیز کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس ذات عالی کے بہت سے نام اور صفات ہیں۔ ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات میں اس کا ﴿﴾

بدعت

ہر عمل جو بہ ظاہر عبادت اور تقرب ہے مگر اس پر سلف کا عمل نہیں۔ بدعت ہے۔ یعنی بدعت وہ نئی بات ہے جو تقرب حاصل کرنے کے لیے دین میں ایجاد کی جائے۔ اس میں وہ تمام افعال داخل ہیں جنہیں ”ایجاب یا استحباب“ رسول اللہ ﷺ نے مشروع نہیں فرمایا۔

زیارت قبور

زیارت قبور عبرت حاصل کرنے، آخرت کی یاد اور اہل قبور کے لیے استغفار کے لیے ثابت ہے نہ اس لیے کہ ان کی عبادت کی جائے اور ان سے مدد طلب کی جائے یا تربت کو تبرک کے لیے ہاتھ لگایا جائے۔

اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں کچھ قواعد

(۱)..... اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حق میں انہی الفاظ کا اطلاق کیا جائے جو انص سے ثابت ہیں مثلاً نفس، حُب، غضب، تعجب، رضا، رحمة، فرح، سخط، کراہیہ، انتقام، عفو، کید، شدہ، مکر، ضحک، قدرة، عزة، برکة اور اتیان وغیرہ وغیرہ۔

(۲)..... اللہ کا کلام (قرآن مجید) اس کی صفت ہے مخلوق نہیں ہے۔

(۳)..... انسان اپنے اعمال کا فاعل و کاسب ہے مگر اس عمل کی تخلیق اللہ جل مجدہ نے کی ہے اور وہ ازل سے متصف بہ صفات ہے۔

﴿ کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ زندہ ہے جس پر موت نہیں، آسمانوں اور زمین کا تھانے والا، اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی اور وہ مخلوق کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔ وہ بندوں پر ظلم نہیں کرے گا، اس کے حکم کے بغیر کوئی بھی اس کے ہاں سفارش نہیں کر سکتا۔ ہم انسان اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے وہ کسی کو جتنا چاہے علم دیتا ہے۔ کائنات میں کوئی بھی چیز اسے عاجز (بے بس) نہیں کر سکتی۔ کمال صفات اسی کی ہیں، وہ غیب و ظاہر سب کو جانتا ہے، وہ محافظ ہے پیدا کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسی کی تسبیح کرتی ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اس کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ (از عقیدة الفرقة الناجية)

سمع، بصر اور کلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں ان میں تمثیل و مشابہت کا عقیدہ رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح وہ اپنی صفات قوی و فعلی میں منفرد ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے مشابہ نہیں ہے۔ اشاعرہ اور ماتریدیہ نے اس پر بعض سوالات کیے ہیں۔ اس بارے میں اصل کسوٹی اللہ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت ہے۔ جس لفظ کو آثار قبول نہیں کرتے وہ میرے نزدیک ”محدث“ ہے اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر نہیں ہونا چاہیے الایہ کہ تردید کے لیے بحث و مناظرہ میں وہ زبان پر آجائے۔ مقصد یہ ہے کہ صفات باری تعالیٰ کی تفسیر اس کی کیفیت کے انداز پر ہمیں معلوم نہیں ہے، البتہ علم میں راسخ علماء ان کے معانی اور حقائق پر ان کی دلالت کو جانتے ہیں۔

اللہ کی صفات کے اثبات کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ مخلوق کی صفات کے مماثل ہیں بلکہ وہ اس کی ذات کی مانند بے مثل اور غیر مشابہ ہیں۔ وہ کمال کی جملہ صفات سے منصف ہے اور نقص کی تمام صفات سے پاک ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے وجہ، اصابع، یدین، رجل، عینین، قبض، ساق وغیرہ کا اطلاق ثابت ہے۔ میں ان صفات کو کسی کیفیت اور تمثیل کے بغیر تسلیم کرتا ہوں ان کے معانی میں تحریف و تاویل اور تعطیل کو درست نہیں سمجھتا۔ احادیث میں مذکور ہے وہ قریب ہوتا ہے، وہ تمہارے ساتھ ہے، یہ اس کے عالی ہونے اور سب سے اوپر ہونے کے منافی نہیں ہے کہ اس سے علم اور نگرانی مراد ہے۔ یہ یقین کیا جائے کہ اس نے حقیقتاً کلام کیا ہے، اس کا حجاب نور ہے، آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔

میں اللہ جل شانہ کے لیے فعلی صفات کا اقرار کرتا ہوں، اس نے تخلیق کی ہے وہ مصور ہے صفات احیاء، قبض بسط، طیٰ اور معجی نصوص میں وارد ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ عرش، کرسی، لوح اور قلم اسی کے ہیں۔

اللہ کی صفات مخلوق کی صفات کی مانند نہیں ہیں جیسا کہ اس کی ذات مخلوق کی ہستی ہے

ماوراء اور غیر مماثل ہے۔ اللہ کے جلال و عظمت کے مناسب اس کی صفات ظاہر پر محمول کرنی چاہئیں، مشابہ کہنا یا صفات باری تعالیٰ میں تشبیہ جس طرح غلط ہے سرے سے صفات کا انکار یا اصلی معانی سے تحریف کر کے انکار بھی اسی طرح باطل ہے۔ صفات کے بارے میں کلی طور پر کہنا کہ ان کا علم کسی کو نہیں درست نہیں ہے (کیونکہ لغت عرب کے ثابت شدہ معانی کی حد تک صفات کا علم راہین فی العلم کو حاصل ہے) البتہ ان کی کیفیات کو ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں کہ ان کو وہی جانتا ہے۔

وہ علوم جو اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں شکوک اور ذہنی پراگندگی پیدا کریں قابل مذمت ہیں۔ یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور زمین کو دوسرے میں لے گا اور یہ کہ آسمان کو انگلی پر، زمین کو انگلی پر، اشجار اور تری کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور کل مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا (مگر انگلیوں اور ان پر رکھنے کی کیفیت کا ہمیں علم نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات کی طرح صفات میں بھی بے مثل ہے۔)

اور یہ سوال کرنا کہ اللہ کہاں ہے؟ دلیل سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ اوپر ہے۔ آپ ﷺ نے اس جواب کو درست قرار دیا۔ واقعی وہ عالی ہے اور کل مخلوق سے اوپر، الگ اور جدا۔ باری تعالیٰ کا علو اس کے منافی نہیں کہ وہ نمازی کے سامنے ہے اور آسمان دنیا تک نزول کرتا ہے، عرش کسی بھی وقت اس کی ذات سے خالی نہیں ہوتا۔ اس سے یہ استدلال کرنا درست نہیں کہ خلق میں سے کوئی اس کے افعال میں مماثل ہے۔ وہ اس سے اور جملہ صفات نقص سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ کی صفات اس ذات سے الگ نہیں بلکہ اس کے ساتھ قائم ہیں۔ اس بارے میں کسی بھی انداز کی تاویل ایک بدعی کام ہے۔ اللہ کا فعل بھی اس کی صفت ہے اور جو کام ہو گیا وہ مخلوق ہے، اس کا پیدا کرنا اس کی صفت ہے اور جو چیز ہوگی وہ مخلوق ہے۔ وہ اپنی صفت فعل کے ساتھ ازل سے متصف ہے، اپنی مشیت اور قدرت کے ساتھ کلام فرماتا ہے، اس کے کلمات کی کوئی انتہاء نہیں، اس کی صفات میں سکوت بھی ثابت

ہے۔ فاعل ہونا صفتِ کمال ہے اور اس میں دوامِ کمال ہے ماضی اور مستقبل میں بھی، اور شرع سے یہ بات ثابت ہے (لہذا اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ فعل علی الدوام ثابت کرنا لازم ہے۔) الحسی ہونے کی وجہ سے حرکت کا مفہوم باری تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا درست ہے مگر اسے مطلق طور پر نہ کیا جائے کہ حدیث میں اس کا اطلاق اللہ کے لیے ثابت نہیں۔ ہاں الایسان اور المجرى کے الفاظ ثابت ہیں۔ یاد رہے اللہ کے اثبات و تنزیہ کے لیے شرعی الفاظ کی پابندی ہی محفوظ راستہ ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اسما و صفات اور افعال اس کی ذات سے الگ نہیں اور نہ وہ اس کے علاوہ ہی کوئی اور حقیقت ہیں بلکہ ان سے مراد وہ خود آپ ہے۔ اسم سے کبھی مسمیٰ اور کبھی لفظ اسم مراد ہوتا ہے وہ اس کی صفات سے متصف ذات کو شامل ہے کیونکہ اسم مسمیٰ کا ہی ہوتا ہے۔ یہ نظریہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اسما و صفات پیدا کیے ہیں اور یہ مخلوق ہیں گمراہی ہے۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ اسما و صفات غیر ذات ہیں۔ اس کی صفات میں ایک صفت غیرت بھی ہے۔ اسی طرح ضحك، عجب، غضب، رحمة، اسف، اونچی آواز سے کلام اور ندا سے بھی وہ متصف ہے۔ عرش مخلوق ہے، اس کے اٹھانے والے فرشتے ہیں، کرسی بھی مخلوق ہے۔ صفات ذاتی و فعلی سے رب تعالیٰ ازل سے متصف ہے۔ وہ قادر، صاحب ارادہ و مشیت ہے۔

صفات کے بارے میں تاویل کرنے والوں نے جو باتیں وضع کی ہیں سب باطل ہیں۔ حق سلف صالحین اہل الحدیث کے مسلک میں ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کا جو مقصد حقیقی ہے اسی پر ایمان لانا چاہیے، اس میں تاویل اور کسی طرح کی تکلیف نہیں کرنی چاہیے، ان کے نظریہ میں نہ تو تعطیل ہے (کہ سرے سے صفات کا انکار کر دیا جائے) اور نہ تشبیہ (کہ صفات حق کو مخلوق کے مشابہ قرار دیا جائے) اتنا ہی کافی ہے کہ صفت کا وہ مفہوم سمجھا جائے جو لفظ کے معنی پر دلالت سے معلوم ہوتا ہے۔ بعض الفاظ صفات باری تعالیٰ کا اطلاق مخلوق پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ ہیں حالانکہ وہ مخلوق ہیں اور اللہ کے کلمات مخلوق

نہیں۔ ان کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ وہ اللہ کے کلمہ ”کن“ سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ بذاتہ سلمۃ اللہ“ نہیں کہ اسی سے یہ استدلال لیا جائے کہ اللہ کے کلمات مخلوق ہیں۔
مرتب کب کبیرہ کے بارے میں عقیدہ

ارتکاب گناہ سے کوئی مومن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا اور نہ وہ ابدی جہنمی ہو جاتا ہے بلکہ گناہ کے باوجود اس کے پاس ایمان ہے جس کی بنا پر وہ نجات پا جائے گا، کیونکہ وہ کلی طور پر ایمان سے خارج نہیں ہوا ہے۔

مشاجرات صحابہ میں ہم اپنی زبان بند کرنے کے قائل ہیں اور یہ کہ کسی خطا کی وجہ سے کسی متعین شخص پر لعنت نہ کی جائے۔

معراج

معراج کی رات بیداری میں اللہ کے رسول ﷺ نے رب تعالیٰ کی عظیم نشانیاں دیکھیں اور نور دیکھا۔ کسی دلیل میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے اپنی آنکھ سے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے، نہ یہ بات کسی صحابی سے ہی ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس سے بھی صراحتاً یہ نہیں ہے کہ آپ نے اپنی آنکھ سے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے، ان کا ارشاد ہے کہ یہ روایت قلبی تھی، ہاں ایک روایت میں آنکھ کی روایت کا تذکرہ ہے لیکن اس سے ”آیات و نشانات“ کی روایت مراد ہے۔

روز قیامت کے حقائق اور شفاعت

دو طرح کی شفاعت رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص ہے۔ اہل محشر کے لیے اور بہشت میں داخلہ کے لیے۔ مستحقین جہنم اور عام گنہگاروں کے لیے بھی شفاعت ہوگی مگر یہ آپ کے ساتھ خاص نہیں ہے دیگر انبیاء اور صالحین بھی آپ کے ساتھ ان لوگوں کے لیے شفاعت کریں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جسے چاہیں بغیر شفاعت بھی معاف کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں ہیں ہاں جن حقائق کی اطلاع اللہ نے مرحمت کی ہے اسے جانتے ہیں۔

نبی ﷺ معصوم ہیں

تبلیغ دین میں کوتاہی اور معاصی سے آپ ﷺ و غیر انبیاء کی طرح معصوم ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی امام کے لیے عصمت حاصل نہیں ہے۔ اس بارے میں روافض کا عقیدہ درست نہیں کہ امام معصوم ہوتے ہیں۔ آپ کے لیے شفاعت عظمیٰ ثابت ہے اور آپ کا اللہ کے ہاں مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ آپ کی اتباع و فرماں برداری سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔

روح سے مراد کیا ہے؟

کل ارواح مخلوق ہیں اور روح امر رب ہے اور امر رب مخلوق نہیں بلکہ اس کی صفت اور اس کا کلام ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام بھی اس کی ”روح“ ہے اس معنی میں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے امر ”کن“ سے ان میں روح کی تخلیق کی وہ بذاتہ کلمۃ اللہ اور امر نہیں ہیں اور نہ اللہ کی کوئی صفت ہی ان میں حلول کر گئی ہے۔ ارواح جسم سے الگ کی جاتی ہیں ان میں بعض آسائش میں ہوتے ہیں اور بعض کو عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ مؤمنین کی ارواح آسمان کی طرف عروج کرتی ہیں اور کفار کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔

دیگر ایمانیات اور اعتقادات

ملائکہ اللہ کی مخلوق ہیں اور وہ ان کے انداز اور وہ اپنے انداز کے امور کے مکلف ہیں۔ انبیاء سب حق ہیں اور ان پر نازل شدہ کتب الہی برحق اور سچی ہیں۔ میں اللہ کی تقدیر کا نکتہ خیر و شر کا قائل ہوں اور یہ بھی مانتا ہوں کہ ہر انسان کے ساتھ اللہ کے برگزیدہ فرشتے کا تپ ہیں، ملک الموت اور جہنم پر واقع صراط پر ایمان لاتا ہوں۔ جبریل اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی طرف اس کا امانتدار نمائندہ ہے۔ منکر نکیر کے سوالات حق ہیں۔ زندوں کی دعاؤں اور خیرات کا مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ رحمن کے اولیاء حقیقی مؤمنین ہیں مگر جو شعبہ باز ہیں وہ دجال اور مکار ہیں (وہ اولیاء الرحمن نہیں ہیں)۔

اسراء و معراج

رسول اللہ ﷺ کا سفر بیت المقدس اور معراج آسمانی جاگتے میں ہوا (نیند کی کیفیت نہیں تھی) اور آپ ﷺ پر نبوت ختم کر دی گئی ہیں، ❶ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم معجزات سے نوازا مگر ان کا اظہار آپ کے اختیار میں نہیں تھا۔ میں اولیاء اور اتقیاء کی وہ کرامات کا جو اللہ اُن سے ظاہر کرواتا ہے انکار نہیں کرتا اور یہ کہ اُن میں اُن کی قوت و ارادہ کا کوئی دخل نہیں۔ ❷

❶ قرآن اللہ کا کلام ہے جسے جبریل علیہ السلام کی طرف القاء کیا اور انھوں نے اپنے نبی ﷺ کے قلب پر اتارا اور آپ نے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا ہے۔ آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کافر ہے۔ سب رسل ﷺ انسان ہیں اور اللہ کے عبادت گزار بندے، پہلے رسول نوح علیہ السلام ہیں۔ اسلام وہ دین ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند کیا ہے جو رسالت کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔ آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور سے تیس سال تک کی خلافت خلافتِ علی منہاج النبوة برحق ہے۔

جملہ ادوار میں سے رسول اکرم ﷺ کا زمانہ بہتر ہے پھر وہ جو اس سے متصل ہے اور پھر اس کے بعد۔ اس امت میں ایک جماعت ہمیشہ رہے گی جو حق کو ہاتھ سے نہ جانے دے گی۔ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی مشاجرات اور تنازعات میں خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

❷ نبی ﷺ فوت ہو چکے ہیں، اب آپ کی حیات برزخی ہے، قبور میں انبیاء کی نمازوں کی کیفیت کا ہمیں کوئی علم نہیں۔

اس دنیا سے فوت شدہ انبیاء اور صالحین سے سوال کرنا اور قبروں کو (تبرک کے انداز پر) ہاتھ لگانا اور ان کے مال و سب سے اور کے لیے نذر ماننا کھلا شرک ہے۔ رقصِ صوفیاء کا منکر۔ بول، دعاؤں اور مناجات کے وقت اور تہنیتی کا استعمال بالکل ناجائز ہے۔ داڑھی موٹنا، ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانا، تصویر سازی، ریشم پہننا اور (مردوں کے لیے) سونے کی انگلی استعمال کرنا سب امور حرام اور ممنوع ہیں۔ مشرکوں کا طعام تو روٹی یا سب سے میں اس طعام کو بھی نہیں کھاتا جس میں بدعت کا شائبہ موجود ہو۔

مادحت کے لیے صرف تین مساجد کی طرف سفر کرنے کی اجازت ہے۔ (بیت المقدس، مسجد نبوی اور مسجد انعام)، گلے میں تیسہ لٹکانا اور نجوم سے قسم۔ معلوم کرنا شریکہ امور ہیں۔ نجی امیر کے کشف کا دعویٰ کرنا باطل ہے۔ (عقیدۃ الفرقة الناجیة)

امور آخرت کا یقین اور دیگر امور

انسانوں کا قبروں سے اٹھنا اور اعمال کا وزن ثابت ہے بعض کے اعمال بھاری ہوں گے اور بعض کے خفیف ہر انسان کو اس کی زندگی کا نامہ اعمال مل جائے گا، صور میں پھونکنا اور ہر ایک کا بے ہوش ہونا ثابت ہے۔ حوض کوثر جس کی تفصیل حدیث میں مذکور ہے برحق ہے۔ عذاب، ثواب، جنت اور دوزخ برحق ہیں اور یہ دونوں پیدا ہو چکی ہیں۔ قبر میں سوال ہوگا اور راحت برزخ اور عذاب قبر بھی برحق ہے۔

میرا عقیدہ ہے کہ جنت اور دوزخ ہمیشہ قائم اور باقی رہیں گی۔ ان کے ساکنین کو موت نہیں آئے گی۔ دجال کا خروج ہوگا، عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا اور مہدی کا ظہور ہوگا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ (انبیاء علیہم السلام کے بعد) سب سے افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں دعائیں بجاہ فلاں یا بخت فلاں کہنا (دعا میں) حد سے بڑھنا ہے، اس لیے کہ دعا مانگنے والے اور حق فلاں یا حرمت فلاں میں کوئی بھی تعلق نہیں ہے، اسی طرح اشخاص کو سفارش میں پیش کرنا۔ ہاں دعائیں وسیلہ اعمال پیش کرنا درست ہے (اور احادیث سے ثابت ہے۔)

جن بھی مکلف ہیں

جن بھی (اس زمین میں) آباد ہیں، وہ بھی (انسانوں کی طرح) مکلف ہیں، ان میں مومن بھی ہیں اور نافرمان بھی اور ان میں کافر بھی ہیں۔

سمائے موتی اور دیگر عقائد

موت کے بعد عذاب اور نعمتوں کا سامنا روح و جسم دونوں کو ہوتا ہے اور روح کو الگ بھی۔ موت کے بعد اجسام سے الگ ہو کر ارواح باقی رہتی ہیں۔ مردوں کے لیے اسی اوقات سماح ثابت ہے جیسے کہ دفنانے کے فوراً بعد، جو توں کی آواز سننا وغیرہ۔ توہمات میں ان کا سننا ثابت نہیں۔

نبی کی قسم کھانا، نیک اعمال کی بجائے کسی شخص کی ذات کو وسیلہ بنانا، مجالس میں زینت کرنا، یہ سمجھ کر اٹھ کھڑا ہونا کہ نبی یہاں آگئے ہیں اور اسی انداز کی دوسری تمام بدعات کا

شدت سے انکار کرتا ہوں۔

کوئلہ شیخاں میں سب سے پہلے میں نے ان لوگوں کی تردید کی جو اولیاء اور مردوں کو مدد کے لیے پکارتے تھے اور قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ اونچ (قصبہ) میں ہی اس انداز کی سینکڑوں قبریں ہیں، میں نے اللہ کے فضل سے توحید کا جھنڈا بلند کیا، میرے مقابلہ میں اس وقت ایک خاندان آیا، میرا ان سے مہابلہ ہوا تو اللہ نے ان کی جڑ کاٹ دی۔ اس کے علاوہ میں نے کئی ایک بے دین ملحدوں کے ساتھ مناظرے کیے بالخصوص شرک کا ایک بہت بڑا داعی یا محمد گڑھی والا۔ اللہ تعالیٰ نے حق کی مدد کی اور اس علاقہ میں لوگ میرے ذریعے ہدایت یافتہ ہوئے اور کافی لوگ راہ مستقیم پر آ گئے۔ میں احمد پور شرقیہ میں پچیس سال تک جامع عباسیہ میں خطیب اور دینی علوم کا مدرس رہا۔

حجاز مقدس کی طرف رحلت

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امن والے شہر (مکہ مکرمہ) کی طرف ہجرت کی توفیق دی اور محترم بادشاہ عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ) نے مجھے مسجد الحرام میں مدرس مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے ناسین کو دین و علوم و دین کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔

میرا یہ تقرر چیف جسٹس جناب شیخ عبداللہ بن حسن آل شیخ (رضی اللہ عنہ) (اللہ انہیں جنت میں جگہ عطا کرے) اور ریاض میں رئیس الہیئات الامرة شیخ عمر بن حسن کی وساطت سے ہوا۔ ان جلیل القدر بزرگوں نے میری عزت افزائی کی۔ اللہ انہیں لوگوں کے لیے نفع بخش بنائے۔ مفتی رئیس القضاة شیخ محمد بن ابراہیم اور رئیس الہیئات الامرة حجاز شیخ عبدالملک بن ابراہیم اور برادر مکرم استاذ شیخ عبدالعزیز بن باز نے میری بہت عزت افزائی کی اور سنت مطہرہ کی تبلیغ میں جملہ سلفی بھائی میرے دست و بازو بنے، ان کے ساتھ میری دینی قرابت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

مکہ مکرمہ میں مقاصد زندگی

میں ۱۳۶۷ھ سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، اس کی مہربانی اور حفاظت میں مکہ مکرمہ میں

ہوں، حرم کی اور دارالحدیث میں کتب ستہ اور مسند امام احمد کی تدریس اور قرآن کی تفسیر میں مصروف ہوں۔ میں اللہ کریم سے معافی اور عافیت کا طلبگار ہوں اور وہ مجھے ان کاموں کی توفیق دے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور ان پر راضی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے کہ جن کو میں گن نہیں سکتا اور نہ ان کا احاطہ کر سکتا ہوں، ان نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے مجھے مسلمان بنایا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا کرم ہے کہ اس نے میرے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا اور میرے نزدیک کفر کو ناپسند بنا دیا، اس نے میرے دل میں علم قرآن کریم اور سنت پاک کی محبت پیدا کر دی، اگر مجھے نوح علیہ السلام جتنی عمر عنایت دی جائے تو بھی میرے بس میں نہیں ہوگا کہ میں اس عظیم نعمت کا شکر ادا کر سکوں۔ وللہ الحمد

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو انعامات کیے ان میں یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے سید ولد آدم ﷺ کی امت میں پیدا کیا ہے، پھر اس نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ مجھے عقیدہ و عمل میں سلفی اصحاب الحدیث میں سے بنایا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فضل کیا کہ میرے دل میں تقلید جامد کی نفرت پیدا کر دی، اس کا مجھ پر یہ احسان بھی ہے کہ اس نے مجھے اپنی اور اپنے نبی ﷺ، اہل بیت، صحابہ، تابعین اور ان کے بعد مخلص تبع تابعین کی محبت و ولایت کی۔ اس نے میرے دل میں محدثین، مجتہد فقہاء اور دیگر نیک لوگوں کی محبت ڈال دی۔

حدیث سیکھنے کے زمانے میں اللہ نے مجھ پر یہ انعام بھی کیا کہ خواب میں میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی، آپ میرے آگے سے گزرے، آپ سفید لباس پہنے تھے اور گویا آپ کا چہرہ چاند کی طرح روشن تھا۔

میں نے دوسری بار نیند میں آپ کو بہترین لباس میں دیکھا کہ آپ ایک کرسی پر تشریف فرما آسمان سے اترے ہیں اور آپ نے مجھ سے معاف کیا ہے۔

تیسری بار میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے جنازہ کو ایک اور آدمی کے ساتھ اٹھائے ہوئے ہوں اور میں آپ کے سر مبارک کی طرف ہوں اور وہ آپ کے پاؤں کی

طرف، اسی حالت میں پانی میں داخل ہو جاتا ہوں۔ خواب میں میرے دل میں یہ القا ہوا کہ میں آپ (ﷺ) کی مردہ سنتوں کے احیا کا باعث بنوں گا۔

چوتھی بار میں نے خواب میں دیکھا کہ نبوی حجرہ میں ہوں اور نبی ﷺ کے سامنے ایک بہت بڑا دیوان ہے، میں نے ایک صحابی کا نام دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اس دیوان میں دیکھو چنانچہ میں نے اس میں ان کا نام دیکھا۔

میری والدہ محترمہ نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہمارے گھر تشریف فرما ہیں، آپ نے مجھے بلایا، میرے ہاتھ میں قلم و دوات تھی، آپ املا کر رہے تھے، میں لکھتا رہا، میری والدہ محترمہ ہمارے قریب آئیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر ہم ایک اور کمرے میں داخل ہوئے اور آپ مجھے لکھوانے لگے۔

یہ خواب میں دوسروں پر بلند ہونے یا بڑائی کے جذبے کے تحت نہیں ذکر کر رہا بلکہ یہ تو اس عاجز و کمزور بندے پر اللہ کے عظیم احسان کے اظہار کے طور پر ہے اور اس عظیم نعمت عطا کرنے پر اسی کا شکر ادا کرتا ہوں۔ واللہ علی ما اقول شہید و هو حسیبی۔

پیدائش اور ابتدائی تربیت

کوئٹہ شیخان ریاست بہاولپور میں ۱۳۰۲ھ میں میری پیدائش ہوئی، والدین کی تربیت و شفقت میں پروان چڑھا، میں ان کی اولاد میں سب سے چھوٹا تھا۔ مجھ سے پہلے پیدا شدہ میرے بھائی سب فوت ہو چکے تھے۔ اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے والدین کا پیار مجھے ہی حاصل تھا۔ انہوں نے میری بہترین تربیت کی۔ قرآن اپنے والد سے پڑھا، فارسی لغت اور صرف و نحو کی کتابیں بھی ان سے پڑھیں۔ بعد ازاں انہوں نے مجھے دیگر شہروں اور قصبات کی طرف علم حاصل کرنے کے لیے جانے کا حکم دیا۔

ماہر اساتذہ سے میں نے مختلف علوم حاصل کیے۔ صرف و نحو، معانی و بیان، بلاغت، ادب، لغت اور شعر پر بھرپور دسترس حاصل کر لی۔ عقائد و اصول فقہ پر کتب کا درس لیا اور فقہ اور تفسیر میں بنیادی کتب اساتذہ سے پڑھیں، اس کے بعد میں علوم قرآن و حدیث کی طرف

متوجہ ہوا اور ائمہ اہل سنت کی بہت سی کتب کا مطالعہ کیا۔

نسب

میرا سلسلہ نسب بیالیس واسطوں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے اور یہ شجرہ نسب ہماری برادری کے ہاں لکھا ہوا موجود ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک نسب نامہ

ابو محمد عبدالحق بن عبد الواحد بن محمد بن ہاشم بن رمضان بن بلال بن ابیہ اللہ بن علی بن اسماعیل بن جلال بن الشمس بن الامیر بن جعفر بن عبد الرحمن بن جلال بن محمد کبیر بن الامیر بن واصل بن ابوالعباس بن ہاشم بن محمد الکبیر بن عبد الرحمن بن جلال بن محمود بن عمر بن جلال بن الامیر بن محمد بن الامیر بن نجیب بن عمر بن نصیر بن محمد بن عابد بن ابی بکر بن نجیب بن زید بن عابدین ابی مسلم بن عبد اللہ بن عباس بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔

ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں رائے

میں ائمہ اربعہ اور ان کے علاوہ سب ائمہ کا احترام کرتا ہوں، اور میرا یقین ہے کہ فقہاء مجتہدین کو ان مسائل میں دگنا ثواب ہے جن میں ان کی رائے درست ہے اور جہاں خطا ہوگئی تو اکہرا ثواب ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ عمداً انہوں نے حدیث کی مخالفت کی ہے، جہاں تک ممکن ہو امام کے قول کی ایسی توجیہ کی جائے کہ حدیث کے مخالف نہ رہے یہ بہتر ہے اس سے کہ ان کی طرف عمداً مخالفت کی نسبت کر دی جائے یعنی مخالفت کے اسباب میں عذر تلاش کرنا ہی بہتر ہے۔

مثلاً امام ابوحنیفہ کا ارشاد ہے کہ (الاشعار مثلثة) اشعار (کعبۃ اللہ کے اونٹ کی کوہان کا خون بہانا) مثلثہ ہے۔ یہ ظاہر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے کیونکہ ”ہدی“ کا اشعار آپ سے ثابت ہے، مگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے شاید اہل کوفہ کے مبالغہ پر انکار کیا ہو کہ وہ لوگ اونٹ کی کوہان بہت گہری زخمی کر دیتے تھے

جس سے بسا اوقات قربانی کمزور ہو جاتی اور اس کی موت واقع ہو جاتی اور وہ مکہ مکرمہ تک نہ پہنچ پاتی۔ شاید اسی انداز کے اشعار کو انہوں نے مثلاً قرار دیا ہو، کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ کوہان کی جلد کو چیرا جائے جس سے خون بہہ پڑے۔ ائمہ کے اقوال میں اس طرح کی توجیہات ظاہر حدیث کی مخالفت سے ان کا دامن پاک کر دیں گی۔ میرے نزدیک صریح مخالفت کی نسبت سے ان کے لیے عذر تلاش کرنا زیادہ بہتر ہے۔

ائمہ کے اقوال کی مجھے کوئی نہ کوئی دلیل ضرور مل جاتی ہے کتاب و سنت میں، کبھی صحابی سے منقول، کبھی تابعی کا ارشاد یا اس سے متعلق کوئی صحیح یا ضعیف بات مل ہی جاتی ہے۔

ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم

میں امام مالک (رضی اللہ عنہ) کا تذکرہ امام دارالہجرۃ کے لفظ سے کرتا ہوں، امام شافعی (رضی اللہ عنہ) کا "ناصر السنۃ" کے لقب سے، امام ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کو "امام فقہاء الرأی" کے لقب سے یاد کرتا ہوں اور امام احمد بن حنبل (رضی اللہ عنہ) کا ذکر خیر امام المسندین کے لقب سے کرتا ہوں۔ مؤخر الذکر امام کے عظیم مرتبہ کا مجھے اعتراف ہے اور سب سے زیادہ مجھے ان سے محبت ہے کہ شاہان وقت کی طرف سے ابتلاء و آزمائش میں ان کا صبر و عزیمت مثالی تھا، نیز حدیث رسول اللہ ﷺ میں انہوں نے بہت بڑی مسند لکھی اور اسے امت مرحومہ کے لیے امام قرار دیا۔ مجھے امام بقی بن مخلد اندلسی سے بھی محبت ہے کہ انہوں نے امام احمد بن حنبل (رضی اللہ عنہ) کی طرح بہت بڑی مسند لکھی جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ملتی اور احادیث کی تعداد اور ترتیب میں وہ امام احمد کی مسند کے برابر بلکہ بڑھ کر ہے۔

کتاب تفسیر

رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور سلف صالحین کے باسناد آثار سے جن کتابوں میں تفسیر قرآن کی گئی ہے، مجھے پسند ہیں جیسا کہ تفسیر ابن جریر طبری، تفسیر بقی بن مخلد اور تفسیر ابن کثیر۔ ہاں ان میں بھی اسرائیلیات سے منقول بعض اشیاء اگرچہ قابل تنقید موجود ہیں۔ اور اس سے تو بالعموم کوئی تفسیر کی کتاب خالی نہیں ہے۔

کتب احادیث

کتب احادیث میں الموطا اور صحیحین کو میں سب کتب سے مقدم جانتا ہوں، تھوڑی سی روایات کے علاوہ موطا کی سب احادیث صحیحین میں موجود ہیں۔ ان تینوں کتابوں کے مؤلفین سے بھی مجھے شدید ترین محبت ہے اس لیے کہ انہوں نے صرف صحیح احادیث کے جمع و تالیف کا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ (کتب حدیث میں) موطا اور صحیحین سے بڑھ کر دنیا میں کوئی صحیح ترین کتاب موجود نہیں ہے۔

حدیث میں اصل اول، امام مالک کی کتاب ”الموطا“ ہے اور اس باب میں اصل ثانی کی حیثیت امام بخاری کی کتاب کو حاصل ہے۔ امام مسلم نے اپنے استاذ امام بخاری کی اتباع کی ہے گویا کہ کچھ اضافہ جات کے علاوہ ان کی کتاب (صحیح مسلم) صحیح بخاری پر مستخرج ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم کرے ہر ایک کا ارادہ خیر کا ہی تھا۔ فقہی اعتبار سے امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب صحیح مسلم پر فائق ہے تو حسن ترتیب اور ایک ہی جگہ مختلف طرق جمع کرنے میں امام مسلم کا مقام زیادہ ہے۔ میں امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) کا تذکرہ امام الدنیا کے لقب سے کیا کرتا ہوں۔

اپنے علاقے میں بعض سنن کا احیاء

اپنی بستی میں سب سے پہلے میں نے قراءت فاتحہ خلف الامام، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین اور سجدہ کرتے وقت اور سجدہ سے اٹھتے وقت رفع الیدین، ① بلند آواز سے آمین، نماز میں قدم قدم کے ساتھ ملا کر کھڑے ہونے کے مسئلے کو اٹھایا اور بدعی امور کے خلاف جہاد کیا یہ ہندوستان میں اہل اہل الحدیث کے امتیازی مسائل ہیں۔ حرمین میں میرے شب و روز کتاب و سنت کی تدریس اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ذات و صفات کی دعوت میں بسر ہوتے رہے۔ میرا طریقہ یہی رہا کہ کتاب و سنت پر ہی عمل

① سجدہ میں رفع الیدین کرنا شیخ عبدالحق ہاشمی (رحمۃ اللہ علیہ) کے تفردات میں سے ہے۔ سجدوں میں رفع الیدین کرنا کسی صحیح دلیل سے ثابت نہیں اور نہ یہ اہل حدیث کے امتیازی مسائل میں سے ہے۔ (ش ح)

کیا جائے اور فقہاء مجتہدین کے احترام کے باوجود ان کی تقلید محض سے اجتناب کیا جائے، میری زندگی کے اکثر اوقات طلب علمی کے ایام کے سوا اسی طرح بسر ہوتے رہے ہیں۔

مختلف علوم میں ان کتب کے علاوہ جو مشائخ کرام سے پڑھیں کتب کثیرہ کا مطالعہ کیا ہے اور مؤلفین کی عبارات کے مفہیم سمجھنے کی سعی کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی بعض باتوں کی حقیقت تک میں نہ پہنچ سکا ہوں کہ انسانوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اس کا علم حقیقی ذاتِ علیم وخبیر کو ہی حاصل ہے۔ اس وقت میری عمر اسی (۸۰) سال سے اوپر ہے، میں نہیں جانتا کہ ارواح کے قبض کرنے پر مامور فرشتہ کس وقت آجائے اور میں کب اس کی پکار پر لبیک کہوں۔ اللہ عظیم، مولیٰ کریم اور رب رحیم سے سوال ہے کہ خاتمہ بالخیر کرے اور ایمان و اسلام اور سنت پر موت آئے۔ مجھے فتنہ قبر، عذاب قبر اور فتنہ وعذاب جہنم سے محفوظ رکھے۔ نامہ اعمال کے محاسبہ میں آسانی عطا کرے اور مناقشۃ فی الحساب (اعمال کی باریک بینی سے پوچھ گچھ) سے بچائے۔ ویرحمہ اللہ عبدا قال امین

مشائخ عظام

میرے اساتذہ کی تعداد ویسے تو بہت ہے یہاں صرف انہی اساتذہ و مشائخ کا تذکرہ کر رہا ہوں جن سے میں نے علوم سیکھے ان میں سے ان کا تذکرہ پہلے کرتا ہوں جن کے عقائد سلف صالحین کے مطابق تھے اور توحید و ایمان و مسائل صفات الہیہ میں صحیح العقیدہ تھے، انہوں نے تقلید کو خیر باد کہہ کر کتاب و سنت کی اتباع کو شیوہ زندگی بنایا اور انہوں نے مجھے اپنی اپنی اسانید کی اجازت مرحمت کی۔

۱: شیخ ابوالقاسم عیسیٰ بن احمد الزاعی۔ میں نے ان سے نحو کی کتب کثیرہ پڑھیں اور حدیث میں مشکوٰۃ المصابیح اور صحاح ستہ، تفسیر طبری کے کچھ اجزاء، امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات اور علاوہ ازیں دیگر بہت سی کتابیں ان سے سماع کیں۔ اور یہ شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی و دیگر علماء کے شاگردوں میں سے تھے۔

۲: شیخ ابوالفضل امام دین بن محمد بن ماجہ قنبری، غزالی سلمانی، صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن

ابی داؤد میں نے ان سے پڑھیں اور سنن ثلاثہ کا سماع کیا۔ اور مسند احمد مکمل پڑھی، تفسیر ابن جریر طبری کا کچھ حصہ ان سے پڑھا، تفسیر بیضاوی اور کتب بلاغہ میں مطول لفتنازانی اور دیگر کتب ادب ولغت ان سے پڑھیں۔ آپ شیخ عبدالقادر لدھیانوی اور شیخ ابوالخیر یوسف بن محمد بغدادی کے شاگرد تھے۔

۳: شیخ ابوالفضل محمد بن عبداللہ ریاستی۔ انہوں نے مجھے بالمشافہ اجازۃ الروایۃ عطا کی، آپ شیخ الکل سید نذیر حسین کے شاگردوں میں سے تھے۔

۴: شیخ ابو عبدالرب محمد بن ابی محمد غبلی۔ موطا امام مالک اور ادب کی کتب جیسے مقامات حریری اور دیگر کتب دواوین ان سے پڑھیں اور فقہ وحدیث کی کتب کثیرہ کا سماع حاصل ہوا۔ یہ شیخ الہند کے تلامذہ میں سے تھے۔

۵: شیخ ابویار محمد بن عبداللہ غبلی۔ صحیح بخاری کے کچھ حصے ان سے پڑھے۔ آپ محدث سید نذیر حسین کے شاگردوں میں سے تھے۔

۶: شیخ احمد بن عبداللہ بن سالم بغدادی مدنی۔ صحیح بخاری، مسند احمد اور حدیث میں دیگر کتب کے کچھ حصے ان سے پڑھے، ان کے بہت سے اساتذہ ہیں جن میں استاذ مکرم سید عبدالرحمن بن عباس بن عبدالرحمن اور محمد بن عبداللہ بن حمید کی کے تلامذہ میں سے ہیں، انہوں نے اپنے ہاتھ سے مجھے اجازۃ الروایۃ لکھ کر عطا کی۔

۷: شیخ ابواسامعیل ابراہیم بن عبداللہ لاہوری، صحیح بخاری کے کچھ اجزاء ان سے پڑھے۔

۸: شیخ ابو محمد بن محمود طنافسی، صحیح بخاری کے کچھ اجزاء کا سماع کیا۔ یہ سید نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ میں سے تھے۔

۹: شیخ عبدالتواب قدیر آبادی، کتب ستہ اور مسند احمد کے بعض حصے ان سے پڑھے۔ یہ بھی سید نذیر حسین کے شاگرد تھے۔

۱۰: شیخ ابو عبداللہ عثمان الحسین عظیم آبادی، صحیح بخاری کے بعض اجزاء کی ان کے سامنے قراءت کی۔ یہ سید نذیر حسین کے تلامذہ میں سے تھے۔

- ۱۱: شیخ ابوالحسن محمد بن حسین دہلوی، ان سے مجھے بالمشافہۃ اجازۃ الروایۃ حاصل ہے۔
- ۱۲: شیخ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری، ان سے بھی مجھے اجازۃ الروایۃ حاصل ہے۔
- ۱۳: شیخ ابوسعید حسین بن عبدالرحیم بنالوی۔ میں نے ان سے کتب ستہ و مسند امام احمد پڑھی، معاجم و مسانید کے کچھ اجزاء کی ان کے سامنے قراءت کی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے مجھے اجازت روایت مرحمت کی۔ یہ بھی شیخ النکل سید نذیر حسین کے شاگردوں میں سے تھے۔
- ۱۴: شیخ حسین بن حیدر ہاشمی، صحیح بخاری کے بعض حصوں کی ان پر قراءت کی۔ یہ حسین بن محسن انصاری سے روایت کرتے ہیں۔
- ۱۵: شیخ ابوالدریس عبدالنواب بن عبدالوہاب اسکندر آبادی، صحیح بخاری ان پر قراءت کی۔ یہ بھی حسین بن محمد انصاری کے شاگردوں میں سے ہیں۔
- ۱۶: شیخ ابو محمد ہبۃ اللہ بن محمود ملانی، صحیح بخاری کے بعض حصوں کی قراءت کی اور بعض کا سماع کیا اور سنن اربعہ اور صحیح مسلم کا سماع حاصل ہوا یہ بھی محدث مذکور انصاری سے روایت کرتے ہیں۔
- ۱۷: شیخ ذلیل بن محمد بن حسین بن محسن الانصاری مسجد حرام میں عاجز نے ان پر صحیح بخاری کی قراءت کی۔ یہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔
- ۱۸: شیخ سعید بن محمد کی ان سے مجھے صحیح بخاری کے بعض اجزاء کا سماع حاصل ہے۔
- ۱۹: شیخ عمر بن ابوبکر حضرمی کی ان سے بھی صحیح بخاری کے کچھ حصص کا سماع حاصل ہے۔
- ۲۰: شیخ ہبۃ اللہ ابو محمد مہدوی ان کے سامنے کتب کثیرہ میں نے قراءت کیں اور کافی کا سماع حاصل ہوا۔ آپ حسین بن محسن الانصاری یمانی کے شاگردوں میں سے ہیں۔
- ۲۱: شیخ سید نذیر حسین محدث دہلوی عمومی اجازت کی بنیاد پر میں ان سے روایت کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اپنے ہم عصر علمائے حدیث کو اجازت عامہ دی تھی۔ آپ چار مشائخ کرام سے روایت کرتے ہیں۔ ان میں سے درج ذیل مشائخ بھی ہیں:

(۱) عبد الرحمن بن سلیمان یمانی۔ (۲) محمد عابد سندھی۔ ان میں شاہ اسحاق محدث دہلوی مؤخر الذکر محدث کبیر شاہ عبد العزیز دہلوی سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم محدث دہلوی کے شاگرد ہیں اور وہ اپنے استاد ابو طاہر کردی سے روایت حدیث کرتے ہیں باقی سند ”ثبوت شوکانی“ میں مذکور ہے اور میں نے بھی اپنی اسانید کا تذکرہ اپنے ”الثبت“ میں کیا ہے۔

کتب مقروءة علی المشائخ

کتب صرف:

زرادی، زنجابی اس کی شرح۔ لستفئارانی الشافیه لابن الحاجب اور اس کی شرح للجاربردی اور رضی وغیرہ وغیرہ۔

نحو میں

شرح عوامل جرجانی للجامی، ہدایۃ النحو لابن حیان، الکافیۃ لابن حاجب، شرح الکافیۃ للجامی والرضی کے متن و شرح کی تصحیح کی۔ الفیۃ ابن مالک اور اس کی شرح لابن الناظم وابن عقیل والمکودی والاشمونی، الفصل للزمخشری اس کی شرح لابن یعیش، شرح القطر والشذرات، اوضح المسالک، مغنی اللیب، لابن ہشام، کتاب سیبویہ اور ”الاشباہ والنظائر للسیوطی وغیرہ۔

ادب

مقامات حریری، مقامات البدیع الہمدانی، حماسۃ ابی تمام، دیوان المتنبی والبحتری و ابی تمام، دیوان حسان ودواوین شعراء الحاہلیۃ۔ کتاب الاغانی لابن الفرغ الاصبہانی کا میں نے مطالعہ کیا۔

معانی و بیان

مفتاح العلوم للسکاکی، تلخیص للقرزوبنی، المختصر والمطول

للتفتازانی، دلائل الاعجاز واسرار البلاغة للجرجانی اور الطراز لیحیی بن

حمزة .

منطق

میں نے بعض اساتذہ سے منطق کی مشہور کتب پڑھیں، جیسے ایساغوجی، شرح التہذیب، السلم اور اس کی شروحات۔ مجھے اس علم کے سیکھنے کا کوئی شوق نہیں رہا۔ اللہ نے میرے دل میں اس کی محبت نہیں ڈالی، دوران تعلیم میں پڑھنے کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں پڑھا۔

فقہ و اصول فقہ

فقہ کی فروع اور اصول میں میں نے یہ کتب پڑھیں: رسالة الامام الشافعی، کتاب الامام للشافعی لابن قدامة اور شرح المہذب للنووی کا مطالعہ کیا ہے۔ میں نے مختصر القدوری، الكنز للنسفی، شرح الوقایة اور الهدایة للمرغینانی پڑھی۔ فتح القدر لابن الہمام کا میں نے مطالعہ کیا۔ میں نے اصول الشاشی، اصول الحسامی، شرح نور الانوار اور التلویح والتوضیح پڑھی۔ میں نے فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فتاویٰ کا مطالعہ کیا۔ میں متاخرین کی بجائے قدیم ائمہ کی کتب فقہ کو پسند کرتا ہوں۔

تفسیر

میں نے بعض مشائخ سے تفسیر ابن جریر، تفسیر بغوی، تفسیر ابن کثیر، جلالین، بیضاوی، اور کشاف للرحطری پڑھی۔ میں نے الفخر الرازی کی تفسیر، الدر المنثور للسيوطی اور تفسیر قرطبی کا مطالعہ کیا۔

عقائد

میں نے بعض اساتذہ سے شرح عقائد نسفی، عقیدہ طحاویہ مع شرح اور کتاب الاسماء والصفات للبیہقی پڑھی۔ عقائد اور توحید کے مسائل کے بارے میں میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتب کا مطالعہ کیا۔

میراث

السراجیہ اور الشریفیہ اساتذہ سے پڑھیں۔

حدیث

بلوغ المرام لابن حجر، مشکاة المصابیح للتبریزی، المصابیح للبخاری، تیسیر الوصول لابن الدبیع، جامع الاصول لابن الاثیر، مجمع الزوائد للہیثمی، کنز العمال للمتقی، المنہج للمتقی، الجامع الکبیر للسیوطی اور الترغیب والترہیب للمنذری۔

اصول حدیث

النخبة لابن حجر اور اس کی شرح الفیة العراقی اور اس کی شرح از مؤلف اور از سخاوی، الفیة السیوطی، کفایة الخطیب البغدادی اور تداریب الراوی للسیوطی کا میں نے مطالعہ کیا۔

کتب صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث میں

درج ذیل کتب احادیث اساتذہ پر باقاعدہ قراءت کی ہیں: المؤطا، صحیحین، السنن الاربعہ، مسند الطیالسی، مسند الدارمی، المستدرک للحاکم، سنن الدارقطنی، مسند الشافعی، الادب المفرد للبخاری، مسانید ابی حنیفہ، معجم الطبرانی الصغیر، صحیح ابن حبان، مسند ابی یعلیٰ، مسند البزار، مسند الفردوس، مصنف عبد الرزاق، وابن ابی شیبہ و مسند ابی عوانہ، المنتقی لابن الجارود، المختارہ للضیاء، شرح معانی الآثار للطحاوی، مشکل الآثار للطحاوی معجم الطبرانی الکبیر سنن سعید بن منصور، صحیح ابن خزیمہ اور مسند ابن راہویہ کا ایک حصہ وغیرہ۔

تاریخ رجال

درج ذیل کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ طبقات ابن سعد، الاصابة لابن حجر،

اسد الغابۃ لابن الاثیر، التجرید للذہبی، تقریب التہذیب، تہذیب التہذیب لابن حجر، الخلاصۃ للخزرجی، رجال الصحیحین للمقدسی، میزان الاعتدال للذہبی، الکاشف للذہبی، تذکرۃ الحفاظ للذہبی، سیر النبلاء، التہذیب المزی، لسان میزان لابن حجر، تاریخ الصغیر والکبیر للبخاری، کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، علل الحدیث لابن ابی حاتم، علل الدارقطنی، السیرۃ لابن ہشام، الروض للسهلی، البدایۃ والنهاية لابن کثیر، الحلیۃ لابی نعیم، تاریخ ابن جریر، تاریخ ابن عساکر، تاریخ الخطیب البغدادی، تاریخ اصبہانی لابی نعیم، تاریخ ابن الاثیر، تاریخ ابن خلدون، المنتظم لابن الجوزی، طبقات السبکی، طبقات ابن خلکان، انساب السمعانی، الاکمال لابن ماکولا، مشتبہ النسبۃ للذہبی، تبصیر المنتبہ لابن حجر، الضعفاء للعقیلی، الثقات لابن حبان، الکامل لابن عدی وغیرہ۔

لغت عرب میں

درج ذیل کتابیں زیر مطالعہ ہیں۔ صحاح الجوهری، قاموس المجد، شرح تاج العروس للزبیدی، مقایس ابن فارس، جمہرۃ ابن درید، لسان العرب لابن المنظور، المخصص لابن سیدہ، النہایۃ لابن الاثیر، الفائق للزمخشری، غریب الحدیث لابن سلام وغیرہ وغیرہ۔

شرح احادیث

مطالعہ کیا۔ نصب الرأیۃ للزبیدی، الدراریۃ لابن حجر، تلخیص الحبیر لابن حجر، المنتقى للباہجی، شرح المؤطا للزرقانی، الاستذکار لابن عبدالبر، التمهید لابن عبدالبر، شرح الکرمانی، شرح العینی، شرح القسطلانی، شرح الزین زکریا، فتح الباری مع المقدمة، عون المعبود،

غایۃ المقصود، المنہل المورد، معالم السنن، عارضة الاحوذی لابن العربی، تحفة الاحوذی، فیض الباری، شرح النووی، عون الباری للنواب، مشارق القاضی عیاض، اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہما کی کتب بھی زیر مطالعہ ہیں اور اسی طرح الحافظ الامام ابن حزم کی کتب جلیلہ سے استفادہ کیا۔ مجھے ان کی دفاۃ حدیث میں روش بہت ہی پسند ہے۔

تالیفات

- (۱) كشف المغطی عن رجال الصحیحین والمؤطا۔ (۲) مفتاح المؤطا والصحیحین، (۳) مسند الصحیحین، (۴) مصنف الصحیحین، (۵) شرح البخاری، (۶) شرح مسلم، (۷) شرح المؤطا (۸) شرح تراجم البخاری، (۹) شرح مسند الامام احمد (۱۰) فہرستہ مسند الامام احمد (۱۱) تراجم رجال مسند احمد (۱۲) تفسیر القرآن بالقرآن والسنة • ان کے علاوہ بھی مختلف مسائل پر رسائل مولفہ موجود ہیں۔ میرے مقالات میں ان کے نام ذکر کر دیے گئے ہیں۔



www.KitaboSunnat.com

- (۱۳) الرد علی ابن الزکمانی (۱۴) شرح منظومۃ الامیر الیمانی (۱۵) نظم رجال الصحیحین (۱۶) البدور العارجة بین الفصحی والدراجة (۱۷) شرح مقدمة امام مسلم۔ (اضافہ از عقیدۃ الفرقة الناجیة)

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تالیفات

- ۱: فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات
- ۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور البقرۃ (۵۰ آیات)
- ۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن، ظلم و انصاف کی نوعیت (HEC سے منظور شدہ)
- ۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب
- ۵: سیاحتِ امت المعروف بہ شوقِ جہاد
- ۶: سجدہ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام
- ۷: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص التنبیہین (عربی، اردو، انگریزی)
- ۸: التأثير الاسلامی فی شعر حالی (ایم اے عربی کا مقالہ)
- ۹: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرار نیکل فاروقی رشہباز حسن)
- ۱۰: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرار نیکل فاروقی رشہباز حسن)
- ۱۱: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف)
- ۱۲: جنت کا منظر معہ جنت میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف)
- ۱۳: دوزخ کا منظر معہ جہنم میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف)
- ۱۴: مساجد کی آباد کاری
- ۱۵: رزقِ حلال اور دکانداری
- ۱۶: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (PhD کا مقالہ)
- ۱۷: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و آداب (زیر طبع)
- ۱۸: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ رشہباز حسن)
- ۱۹: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ رشہباز حسن) (زیر طبع)
- ۲۰: قرآنی اور مستند مسنونوں اذکار و دعائیں
- ۲۱: شرح اصول الکفرنی

اردو تراجم اور تعلیقات

- ۱: صداقت نبوت محمدی (دلائل النبوة از ڈاکٹر محمد کا ترجمہ و تعلق)
- ۲: بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ و استدراک)
- ۳: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء والفصل والصلاة کا ترجمہ و تعلق)
- ۴: بیماریوں کا علاج، دعا، دم اور غذا کے ذریعے (الدعاء، ولبه العلاج بالرقي من الكتاب والسنة از ابن وهف لقطان)
- ۵: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها و احوال اهلها)
- ۶: خوش نصیبی کی راہیں (طریق المجرین و باب السعادتین کا ترجمہ اور تلخیص و تعلق)
- ۷: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة)
- ۸: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الالغرق۔ اسبابها و علاجها)
- ۹: اصول الکفری
- ۱۰: دنیا و صلتی چھاؤں (الدنيا ظل زائل) (ذریعہ)
- ۱۱: صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ کا منہج (عادات الامام بخاری فی صحیحہ از شیخ عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)
- ۱۲: نجات یافتہ گروہ کا عقیدہ (عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)

نظر ثانی شدہ کتب

- ۱- اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال
- ۲- صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ و شرح)
- ۳- مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)
- ۴- حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ
- ۵- الاسماء الحسنیٰ از میاں انوار اللہ
- ۶- المستدنیٰ عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال

- ۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں ازمو لانا ارشد کمال
- ۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی
- ۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس
- ۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تائیدی نصیحتیں (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۴۔ سورۃ الاخلاص کا پیغام توحید (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۵۔ آیت الکرسی اور عظمت الہی (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۶۔ کیا اہل حدیث نیا فرقہ ہے؟ (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۷۔ اسلام کا قانون وراثت (حافظ جلال الدین قاسمی)
- ۱۸۔ توبہ کا دروازہ (میاں انوار اللہ)
- ۱۹۔ اصول کرنفی پر ایک نظر
- ۱۹۔ اسلامی عقائد۔ دو مسلمانوں کا مکالمہ (دارثان انبیاء)
- ۲۰۔ تفسیر النساء (ابن نواب)



نجات یافتہ لوگوں کا عقیدہ



مکتبہ افکار اسلامی